O

حالتِ ذات میں، حالات میں غم دیکھا ہے
کبھی دن میں تو کبھی رات میں غم دیکھا ہے

اپنی امید میں پایا ہے کئی بار سرور
پھر ابھرتے ہوئے خدشات میں غم دیکھا ہے

خود شعوری میں کئی بار ہنسا ہوں جن پر
بے خودی میں انہی جذبات میں غم دیکھا ہے

خواہشیں، حرص و ہوس، نفرتیں، اندھی سوچیں
میں نے تاریخ کے صفحات میں غم دیکھا ہے

https://emad-ahmad.com/

میں بتاتا ہوں خوشی دیکھی تھی کب کب میں نے
تم کہو تم نے کسی بات میں غم دیکھا ہے

مفلسی میں بھی بتائے ہیں کئی نم کے سال
پر وہ اک عمر جو افراط میں غم دیکھا ہے

خشک سالی کے غموں سے تو نکل آیا تھا
شہرِ دل اب تری برسات میں غم دیکھا ہے

شہر میں ڈھونڈتا پھرتا ہوں شناسا چہرہ
تم نے اس طور کا دیہات میں غم دیکھا ہے

کاسۂ عمر لئے نکلا ہوں ہر روز عماد
کھل کے مانگا ہے جہاں ذات میں غم دیکھا ہے

https://emad-ahmad.com/